سے استدلال کرتے ہیں، مگر بنی امیہ میں سے حضرت عمر بن عبد العزیز کے فیصلوں کے سوا انہوں نے اور کسی کے فیصلوں کا حوالہ فقہی مسائل میں نہیں دیا ہے۔ ان امور کو نگاہ میں رکھ کر آپ صحیح نقطۂ نظر سے تاریخ کا مطالعہ کیجیے اور طبقات ابن سعد، طبری، ابن اثیر اور ابن کثیر وغیرہ ماٰخذِ اصلیہ کو پڑھیے۔ اس کے بعد مجھے امید ہے کہ آپ کو مجھ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

حضرت حسینؓ کے معاملہ میں جو ذہنی الجھنیں بعض حضرات نے دماغوں میں ڈال دی ہیں ان سب کو صاف کرنا اس خط میں میرے لیے مشکل ہے۔ کبھی فرصت ہوئی تو ایک مفصل مضمون لکھوں گا۔ سردست صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ اگر ان حضرات کا نقطۂ نظر اختیار کر لیا جائے تو مسلمانوں کی حکومت ایک دفعہ بگڑ جانے کے بعد پھر اس کی اصلاح کے لیے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ پھر تو اسے بدلنے کی ہر تدبیر گناہ قرار پائے گی اور بگڑے ہوئے حاکموں کی اطاعت میں سر جھکا دینا صواب بن جائے گا۔ یزید کی خلافت بھی برحق ہو تو آج کے ظالم و جبار لوگ کیا برے ہیں۔ ان کے خلاف کیوں شور مچایئے۔

تصویر سے اظہارِ براءت

سوال۔ ماہ جولائی ۶۲ء کے ترجمان القرآن میں تفہیم القرآن میں تصویر کے مسئلہ کو جس خوبی سے آپ نے کتاب و سنت کی روشنی میں حل کیا ہے ایمان کی بات ہے کہ ذہن مسلمان ہو تو حق بات دل میں اُتر کر رہتی ہے۔ اگر واقعی حدیث پاک کی رُو سے تصویر حرام ہے تو پھر اللہ گواہ ہے کہ آپ جیسے عالم دین کی تصویر اخبار کے صفحات پر دیکھی جائے تو بڑا رنج ہوتا ہے۔ عموماً علمائے کرام تصویر کو ناجائز فرماتے ہیں مگر ان کا عمل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ بات کم از کم مجھے سمجھا دیں کہ حرام کام کرنے سے جو سزا اللہ تعالیٰ مقرر فرماتا ہے وہ کیسے ٹل سکتی ہے۔